www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان	مادہ	الفاظ اور عنوان
زکر	(زکریا (ص ١/٢)	زیت	زیت تیل (زیتون ص ١/٢)		ابن السبیل۔ عابر السبیل مسافر
زکی	زکیّا۔ زکیّۃ پاکیزہ زکوٰۃ ص ١/١٢	زید	زید ص ١/٥	ست	(ستّ۔ ستّۃ چھ ص ١/١٢
	زکّی۔ تزکّی پاک ہونا		زاد۔ ازداد بڑھنا۔ بڑھانا	ستر	ستر پردہ استتر پردہ کرنا
	زکّی پاک کرنا۔ سنوارنا	زیغ	زیغ ٹیڑھ	سجد	سجد سجدہ کرنا مسجد عبادتگاہ
زلزل	زلزل کانپنا زلزلہ بھونچال ٢٢/١		زاغ ٹیڑھا ہونا زاغ البصر دیکھنا		مسجد الحرام کعبہ مسجد الاقصیٰ ص ١/٥
زلف	زلف حصہ۔ گھڑی زلفی رتبہ		ازاغ ٹیڑھا کرنا	سجر	سجر۔ سجّر آگ جلانا
	زلف نزدیک ہونا	زیل	زیّل الگ کرنا تزیّل الگ ہونا	سجل	سجل کتاب سجّیل پتھر
	ازلف نزدیک کرنا	زین	زیّن مزین کرنا ازّیّن مزین ہونا	سجن	سجن قیدخانہ سجن قید میں ڈالنا
زلق	زلق زمین اور اس کی اقسام		زینۃ زینت		(سجّین ص ١/٨
	ازلق پھسلانا		**س**	سجی	سجی تاریکی چھانا
زل	زلّ پھسلنا ازلّ۔ استزلّ پھسلانا	س	جلدی	سحب	سحب گھسیٹنا سحاب بادل
زلم	زلم (ج ازلام) تیر	سال	پوچھنا۔ مانگنا	سحت	سحت حرام اسحت ہلاک کرنا
زمر	زمر جماعت۔ فرقہ		(تساءل ایک دوسرے سے	سحر	سحر صبح (سحر جادو) —
زمل	ازّمّل اوڑھنا		پوچھنا ٤٩/١)		سحر جادو کرنا) ساحر پیغمبر کے حریف
زمہر	زمہریر سردی	سام	سام تھکنا	سحق	سحیق دور سحق بددعا دینا
	(زنجبیل سونٹھ ٤٦/١٩	سبا	(سبا قوم۔ علاقہ ص ١/٢		(اسحاق ص ١/٢
زنم	(زنیم۔ بدنام ٦٨/١٣	سب	سبّ برا بھلا کہنا سبب ذریعہ	سحل	ساحل کنارہ
زنی	زنی بدکاری کرنا زنا بدکاری		سبب۔ رستہ	سخر	سخر اور استسخر مذاق اڑانا
زہد	زہد بے رغبتی کرنا	سبت	سبت آرام کرنا ہفتہ منانا		سخّر مسخر کرنا۔ زبردستی کرنا
زہر	زہرۃ رونق۔ زینت	سبح	سبحان پاک		سخریّا غلام
زہق	زہق بھاگنا۔ نکلنا		سبح مشغول ہونا سبّح تسبیح و تقدیس	سخط	سخط ناراض ہونا سخط غصہ
زوج	زوج بیوی۔ جوڑا۔ خاوند ساتھی۔	سبط	اسباط اولاد۔ قبیلہ		اسخط ناراض کرنا۔ غصہ دلانا
	مختلف (ص ١/٤	سبغ	(سابغات کھلی زرہیں ص ١/٣	سد	سدّ دیوار سدید سیدھا
	زوّج نکاح کر دینا		اسبغ پورا کرنا	سدر	(سدر بیر کا درخت اور پھل ص ١/٢
زود	زاد سامان	سبق	سابق پہلا		(سدرۃ المنتہیٰ ص ١/٨
	(تزوّد زادِ راہ لینا ١٩٧/٢		سبق آگے بڑھنا۔ گزرنا	سدی	سدیٰ آزاد
زور	زور جھوٹ		استبق دوڑنا	سرب	سرب چلنا سرب سرنگ
	زار دیکھنا تزاور۔ زمین		سابق ایک دوسرے سے آگے بڑھنا		(سراب ریت ص ١/٢
زول	زال ڈھلنا لایزال ۔ رہنا	سبل	سبیل رستہ	سربل	سرابیل قمیص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ (۲/۲۲۲) سو ایامِ حیض میں عورتوں سے کنارہ کش رہو۔

۳۔ تَجَنَّبَ ، ایک طرف ہو کر دُور رہنا۔ پہلو تہی کرنا۔

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقٰى (۸۷/۱۰،۱۱) جو خوف رکھتا ہے وُہ تو نصیحت پکڑے گا اور (بے خوف) بدبخت پہلو تہی کرے گا۔

۴۔ اِمْتَازَ: کسی فضیلت اور ترجیح کی بنیاد پر اچھی چیز کا بُری سے یا بُری چیز کا اچھی سے الگ ہو جانا۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ (۳۶/۵۹) اور گنہگارو! تم آج الگ ہو جاؤ

ان کے علاوہ درجِ ذیل الفاظ بھی الگ ہونا کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔

خَلَا (خلو)، خَلَصَ، فَصَلَ، اِنْتَبَذَ (نبذ) تَزَيَّلَ (زیل) اور تَجَافٰی (جفو)

۵۔ خَلَا (یخلو) خلاء خالی جگہ کو کہتے ہیں جہاں عمارت و مکان وغیرہ کچھ نہ ہو۔ یہ لفظ زمان و مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے خلا الزمان کے معنی زمانہ گزر گیا اور ظرفِ مکانی کے لحاظ سے خلا الرجل کے معنی کسی کے ساتھ علیحدگی (خلوت) میں ملاقات کرنا ہو گا (مع منجد)

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْا اِنَّا مَعَكُمْ (۲/۱۴) اور جب تنہا ہوتے ہیں اپنے شیطانوں کے پاس تو کہتے ہیں۔ بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں (عثمانیؒ)

۶۔ خَلَصَ: کسی چیز کو آمیزش سے پاک کرنا اور اس سے ملاوٹ علیحدہ کرنا اور اس کی ضد خَلَطَ ہے۔

فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا۔ (۱۲/۸۰) جب وُہ اس سے نا امید ہو گئے تو الگ ہو کر صلاح کرنے لگے۔

یعنی آپس میں مشورہ کرنے کے لیے دوسرے لوگوں سے الگ ہو کر کہیں جا بیٹھے۔

۷۔ فَصَلَ: دو چیزوں کا یوں علیحدہ ہونا کہ ان میں فاصلہ ہو جائے (مف) کسی مقام سے روانہ ہو جانا:

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ۔ (۲/۲۴۹) غرض جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے (ان سے) کہا، کہ خدا ایک نہر سے تمہاری آزمائش کرنے والا ہے۔

۸۔ اِنْتَبَذَ: نَبَذَ کے معنی کسی چیز کو ناقابلِ التفات سمجھ کر پھینک دینا (مف) اور اِنْتَبَذَ کے معنی خود احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر دوسروں سے علیحدہ ہو جانے کے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا۔ (۱۹/۱۶) اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی تذکرہ کرو۔ جب وُہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔

اس مقام پر حضرت مریم کے لیے انتبذ کا لفظ اس لیے استعمال ہوا ہے کہ وُہ حضرت عیسیٰؑ کے حمل کی وجہ سے لوگوں کے اعتراضات اور طعن و تشنیع سے بچنے کے لیے لوگوں سے علیحدہ ہو کر شرقی مکان میں عزلت نشین ہو گئی تھیں۔

۹۔ تَزَيَّلَ: زال کے معنی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا (مف) اسی نسبت سے تزیل کے معنی کسی چیز کا اپنی جگہ چھوڑ کر ادھر ادھر ہو جانا۔ ہٹ کر پرے ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ (۳۷/۸۹) — پھر ابراہیمؑ نے ستاروں کی طرف ایک نظر کی اور کہا کہ میں تو بیمار ہوں۔

۲۔ مریض: بیماری کے لحاظ سے سَقِیمٌ سے اگلا درجہ ہے۔ اور مرض الموت ایسی بیماری کو کہتے ہیں جو جان لیوا ثابت ہو۔ اور مرض کا لفظ جسمانی اور قلبی عوارض دونوں کے لیے آیا ہے قرآن میں ہے:

فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا (۲/۱۰) — اُن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا۔ خدا نے ان کا مرض اور زیادہ کر دیا۔

اور قلبی امراض سے مراد اخلاق رذیلہ مثلاً بزدلی، بخل، نفاق، کفر وغیرہ ہیں۔

اور مریض کی جمع مَرْضٰی (اور اس کی جمع مراض) آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ (۹/۹۱) — نہ تو ضعیفوں پر کچھ گناہ ہے اور نہ بیماروں پر اور نہ اُن پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ موجود نہیں کہ وہ شریک جہاد ہوں)۔

حَرَضَ: بمعنی بڑی بیماری میں مبتلا ہو کر لاغر و ناتوان ہونا اور اَحْرَضَهُ المرض او الحزن بمعنی اس کو بیماری یا غم نے گھلا دیا (منجد) اور حرض بمعنی سخت لاغر ہو کر موت کے قریب پہنچ جانا۔ (م۔ق) قرآن میں ہے:

قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ (۱۲/۸۵) — بیٹے کہنے لگے کہ واللہ اگر آپ یوسفؑ کو اسی طرح ہی یاد کرتے رہیں گے تو یا تو سخت بیمار پڑ جائیں گے یا جان ہی دے دیں گے۔

ماحصل: (۱) سقیم: صرف جسمانی عوارض اور معمولی بیمار کے لیے۔

(۲) مریض: جسمانی، قلبی، معمولی یا سخت ہر طرح کے بیمار کے لیے۔

(۳) حرض: وہ مریض جو لاغر و ناتواں اور قریب بہ ہلاکت ہو۔

۷۰ ـــــ بیوی

کے لیے کوئی مخصوص لفظ نہیں ہے۔ اور جتنے الفاظ قرآن کریم کے اس معنی میں آئے ہیں سب مجازاً استعمال ہوئے ہیں اور وہ یہ ہیں:

زَوج، حلائل، امرأة، صاحبة، نساء اور اَهل۔

۱۔ زَوج: بمعنی جوڑا۔ پھر جوڑا میں سے ہر کوئی ایک دوسرے کا زوج ہے۔ میاں بیوی کا زوج ہے اور بیوی میاں کی زوج۔ مثلاً:

(۱) عورت کے لیے، وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ — اور ہم نے کہا اے آدم! تم اور تمہاری بیوی (دونوں)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ عَظَّمَ: عَظْمٌ کے معنی بڑا ہونا بھی ہیں اور ہڈی بھی۔ گویا عظم میں بڑائی کے ساتھ صلابت یا سختی کا تصور بھی پایا جاتا ہے۔ اور عَظَّمَ کے معنی کسی کو دل سے بڑا اور قابلِ عزت سمجھنا ہے۔ اور یہ جاندار اور بے جان سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ (۳۲/۲۲) — اور جو کوئی ادب رکھے اللہ کے نام لگی چیزوں کا سو وہ دل کی پرہیزگاری کی بات ہے (عثمانیؒ)

۲۔ وَقَّرَ: وقار بمعنی سنجیدگی اور عظمت (منجد) اور صاحبِ مفردات کے نزدیک سنجیدگی اور حلم (مف) ہے۔ ابن فارس بھی اس کے معنی الحلم والرّزانۃ (م۔ ل) لکھتے ہیں۔ اور وَقَّرَ کے معنی کسی صاحبِ مرتبہ کے مرتبہ کو ملحوظ رکھنا اور اس کے منافی کوئی بات نہ کرنا۔ اور یہ لفظ صرف انسانوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (۹/۴۸) — تاکہ تم خدا پر اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو۔

ماحصل: (۱) عظم عام ہے، جبکہ (۲) وَقَّرَ صرف انسان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تقویت دینا کیلیے دیکھیے "قوت دینا"

۱۷۔۔۔۔ تک

کے لیے دو الفاظ ہیں۔ اِلٰی اور حَتّٰی۔

یہ دونوں الفاظ انتہا اور غایت بتلانے کے لیے آتے ہیں۔ ظرف زمان اور مکان دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں مندرجہ ذیل فرق ہیں:

۱۔ اِلٰی: اسم ضمیر پر بھی داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے اِلَیْکُمْ اور اس صورت میں یہ "طرف" کا معنی دیگا لیکن حتّٰی صرف اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو سکتا ہے ضمیر پر داخل نہیں ہوتا۔ اسم یا فعل ہی پر داخل ہوتا ہے، جیسے فرمایا حَتّٰی نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً (۵۵/۲) یہاں تک کہ ہم اللہ کو سامنے دیکھ لیں۔

۲۔ حَتّٰی: انتہا اور غایت بتلانے کے لیے حَتّٰی، اِلٰی سے زیادہ ابلغ ہے۔ حَتَّى الْآنَ (اس وقت تک) تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر اِلَى الْآنَ نہیں کہتے۔ اِلٰی کا معنی صرف تک سے کیا جاتا ہے جبکہ حَتّٰی کا معنی تک "یہاں تک کہ" ہے۔ جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے۔

تکبر کرنا ۔۔۔۔ "اترانا" میں دیکھیے!

۱۸۔۔۔۔ تکلیف

کے لیے ضَرّ، ضُرّ، ضَرَّاء، کُرْهًا، اَذًى اور مَعَرَّةً کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ضَرّ: بمعنی نقصان۔ کوئی بھی مادی یا معنوی تکلیف یا نقصان۔ اور اس کی ضد نفع ہے۔ اور یہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَمَالَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (۲/۲۰۰) ہمیں دنیا میں عنایت کر۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۵۔ نَصِیْب: نَصَب بمعنی کسی چیز کو راسی سمت میں گاڑنا۔ اور نصیب بمعنی نشان کے طور پر راہ میں گاڑا ہوا پتھر۔ اور نَصِیْب سے مراد وہ معین حصہ ہے جو قسمت کا لکھا ہو (مف) خواہ اس کا تعلق کسی محبوب چیز سے ہو یا مکروہ سے (فق ل ۱۲۵) ارشادِ باری ہے:

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا۔ (۲۸/۷۷) اور جو (مال) تم کو اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کی بھلائی طلب کیجئے اور دنیا سے (بھی) اپنا حصہ نہ بھولیے۔

۶۔ کِفْل، بمعنی کفالت، ضمانت اور کِفْل بمعنی حصہ اور کسی کام کا لازمی بدلہ خواہ اچھا ہو یا برا۔ اور صاحب منجد کے نزدیک دگنا ثواب یا دگنا گناہ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا (۴/۸۵) جو کوئی نیک بات کی سفارش کرے تو اسے اس سے حصہ ملے گا۔ اور جو شخص بری بات کی سفارش کرے تو اسے اس سے حصہ ملے گا۔

۷۔ بَعْض: بمعنی حصہ، ٹکڑا۔ یہ کسی کل کے جزو کے لیے بھی آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا (۲/۷۳) تو ہم نے کہا کہ اس (ذبح شدہ گائے) کا ایک ٹکڑا (حصہ) دوسرے پر مارو۔

اور اگر کل کئی مستقل چیزوں کا مجموعہ ہو تو بعض کا لفظ فرد کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے بعض الناس بمعنی کوئی ایک آدمی بعض اللیالی بمعنی راتوں میں سے کوئی ایک رات۔ ارشادِ باری ہے:

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ (۲/۳۶) تم سب ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

علاوہ ازیں اس لفظ کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ (۴۳/۶۳) تاکہ بعض ایسی باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تمہیں سمجھا دوں۔

ماحصل: (۱) جُزْء، کسی چیز کا کوئی ایک حصہ یا ٹکڑا۔

(۲) زُلَف: رات کا ابتدائی حصہ۔

www.KitaboSunnat.com

(۳) حَظّ: خیر و فضل اور مال کا حصہ۔

(۴) خَلَاق: وہ معینہ حصہ جو اپنے اخلاق کے نتیجہ میں ملے

(۵) نَصِیْب: وہ حصہ جو مقدر ہو تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۶) کِفْل: کسی اچھے یا برے کام کے بدلہ میں حصہ۔

(۷) بعض، کسی کل کا جزء یا کئی ایک جیسی چیزوں میں سے ایک یا کچھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا (۹۱/۳) اور قسم ہے دن کی جب وُہ اسے روشن کرے۔

اور جلوۃ بمعنی عورت کا ہار سنگھار کر کے اُس کو خاوند کے پاس پیش کرنا۔ اور اِستجلی بمعنی دلہن کا آراستہ ہو کر خاوند کے سامنے جانا۔ اور الاجلی بمعنی روشن۔ واضح اور خوبصورت چہرہ والا (منجد) اور تجلّی کے معنی کسی روشن اور خوبصورت چیز کا اچھی طرح ظاہر ہونا (منجد) ارشادِ باری ہے،

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (۷/۱۴۳) پھر جب اس کا پروردگار پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربّانی نے) اس پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دیا۔

۵۔ وَهَّجَ: اَلْوَهَجُ بمعنی آگ کی بھڑک۔ سورج یا آگ کی بھڑک۔ تپش اور چمک (منجد)۔ قرآن میں ہے،

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا (۷۸/۱۳) اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور (آفتاب کا) روشن چراغ بنایا۔

۶۔ اَشْرَقَ: اَلْاِشْرَاق مشہور لفظ ہے۔ دن چڑھنے کے بعد کا وقت اور روشنی۔ اور اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ بمعنی آفتاب کا طلوع ہو کر اچھی طرح روشن ہو جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (۳۹/۶۹) اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اُٹھی۔

۷۔ اَسْفَرَ: سَفَرَ بمعنی (عورت کا) چہرہ کھولنا (منجد) پردہ اٹھانا۔ اور سَفَرَ عَنِ الْوَجْهِ۔ چہرہ کھولنا (مف) اَسْفَرَ الْوَجْهُ بمعنی چہرہ کا چمکنا۔ حسین ہونا۔ اور اَسْفَرَ الصُّبْحُ صبح کا روشن ہونا (منجد)۔ صبح کی روشنی۔ نور کا تڑکا۔ قرآن میں ہے:

وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ وَالصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ (۷۴/۳۴) اور رات جب پیٹھ پھیرنے لگے۔ اور صبح جب روشن ہو۔

دوسرے مقام پر ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (۸۰/۳۸) کتنے چہرے اس دن روشن ہوں گے، ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش۔

۸۔ اَبْصَرَ: بَصَرَ بمعنی دیکھنا۔ اور مُبْصِر بمعنی اتنا روشن کہ سب چیزیں بآسانی نظر آ جائیں۔ (مف) ارشادِ باری ہے:

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا (۱۰/۶۷) وُہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو۔ اور دن کو روشن بنایا۔

ماحصل: (۱) مُنِيْر: ایسا روشن جس میں روشنی اور چمک تو ہو مگر حرارت اور سرخی نہ ہو اور یہ عام ہے۔

(۲) ضِيَاء: ایسی روشنی جس میں حرارت اور سُرخی بھی ہو۔ یہ اخص ہے۔

(۳) نَار: جب روشنی کا عنصر کم اور حرارت اور حدّت زیادہ ہو۔

(۴) جَلّٰى: کسی خوبصورت چیز کا روشن اور نمودار ہونا۔

(۵) وَهَّج: ایسی روشنی جس میں حرارت اور بھڑک اور سُرخی بہت زیادہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غ

۱۔ غار

کے لیے غار[1] اور مَغَارَات اور کہف[2] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ غار: غَور نشیبی زمین کو بھی کہتے ہیں اور گہرائی کو بھی۔ غَارَ الرَّجُل بمعنی آدمی نشیبی زمین میں اتر گیا۔ اور غَارَ الْمَاءُ بمعنی پانی زیرِ زمین چلا گیا۔ غَوْر بمعنی گہرا۔ گہری سوچ۔ اور غار بمعنی ایسی نشیبی جگہ یا گہرائی جہاں انسان پناہ لے سکے۔ عام اس سے کہ وہ کسی پہاڑ میں ہو یا زیرِ زمین ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (۹/۴۰) — جب وہ دونوں (رسول اکرمؐ اور ابوبکرؓ) غار میں تھے اور جب رسولِ اکرمؐ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے غمگین نہ ہو۔ بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اور مَغَار غَور سے اسم ظرف (مکانی) ہے جو غار ہی کے معنوں میں آتا ہے۔ اس کی جمع مَغَارَات ہے۔ ارشادِ باری ہے:

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ (۹/۵۷) — اگر ان منافقوں کو کوئی جائے پناہ (جیسے قلعہ) یا غار یا کوئی سر گھسانے کی جگہ مل جائے تو اس طرف رسیاں تڑاتے دوڑنے لگیں۔

۲۔ کہف: (ج کُہُوف) کہف غار سے اخص ہے۔ کہف ایسی غار یا کھوہ کو کہتے ہیں جو پہاڑ میں ہو (م ل) اور بڑی ہو۔ اگر چھوٹی ہو تو اسے غار کہیں گے (م ق) ارشادِ باری ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا (۱۸/۹) — کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور کتبہ والے ہماری نشانیوں میں سے ایک عجوبہ[1] تھے۔

غارت ہونا ــ کرنا ــــــ دیکھیے "برباد ہونا" اور "ہلاک کرنا"

---

[1] یعنی جب ہم اس سے بہت بڑی نشانیاں پیدا کر چکے اور دکھلا چکے ہیں تو یہ اصحاب کہف کا واقعہ آتنا کونسا اچنبھا ہے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

حَصٰی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) گننا اور (۲) اس پر قدرت رکھنا یا اس کا ریکارڈ رکھنا۔ اسے یاد رکھنا (م-ل) اور یہ عَدَّ سے اخص ہے۔ ارشادِ باری ہے :

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو تو گن نہ سکو گے۔ (۱۴/۳۴)

اور کبھی یہ لفظ صرف حساب پر قدرت رکھنے کے لیے بھی آجاتا ہے۔ جیسے فرمایا :

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ۔ اس نے معلوم کیا کہ تم نباہ نہ سکو گے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔ (۷۳/۲۰)

ماحصل ؛ عدد: محض شمار کرنا حسب شمار کرنا اور اس میں نظم وضبط کہ اس میں غلطی نہ ہو اور اَحْصٰی بمعنی شمار کرنا اور اس پر قدرت رکھنا۔ ریکارڈ کرنا۔ یاد رکھنا۔

۱۸ ـــــ گود

کے لیے مَهْد اور حُجُور کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَهْد: بمعنی گہوارہ۔ پنگھوڑا۔ اور بمعنی دودھ پیتے بچہ کے لیے اس کی ماں کی گود۔ جب تک کہ دودھ پیتا رہے۔ کہ ماں کی گود بھی اس کے لیے گہوارہ ہی ہوتی ہے۔ اور اس لفظ میں تربیت باسامان تربیت کا تصور بھی پایا جاتا ہے (دیکھیے بچھونا)۔ ارشادِ باری ہے :

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا۔ اور وہ (عیسٰیؑ) ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا۔ (۳/۴۶)

۲۔ حُجُور واحد حِجر اور حُجر بمعنی گود۔ کہتے ہیں فُلَانٌ فِي حِجْرِ فُلَانٍ فلاں شخص فلاں کی گود یا حفاظت میں پلا بڑھا (منجد) اور فُلَانٌ فِي حِجْرِ فُلَانٍ بمعنی وہ فلاں کے زیرِ نگرانی ہے۔ یعنی اس کی طرف سے اس کے مال اور اختیارات پر پابندی ہے (مف) قرآن میں ہے :

وَرَبَائِبُكُمُ الّٰتِي فِي حُجُورِكُمْ۔ اور تمہاری بیویوں کی پہلی لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں۔ (۴/۲۳)

ماحصل ؛ (۱) مَهْد، دودھ پیتے بچہ کے لیے ماں کی گود۔

(۲) حُجر: بڑی عمر کے بچوں کے لیے گود اس کا وہ کفیل ہے جو زیرِ تربیت بچہ کے اموال و اختیار پر پابندی لگا سکتا ہو۔

۱۹ ـــــ گہرا ـــــ گہرائی

کے لیے لُجَّة، غَوْرًا اور عَمِيق کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لُجَّة، لجّ بمعنی پانی کی گہرائی۔ پانی کا گہرا حصہ جہاں پانی سب سے گہرا ہو۔ اور لُجُّ الْبَحْرِ بمعنی سمندر کی انتہائی گہرائی (م-ل) بَحْرٍ لُّجِّيٍّ (۲۴/۴۰) بمعنی گہرا دریا یا سمندر۔ اور لُجَّة بمعنی گہرا پانی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی راہ معلوم کرتے ہیں۔

۳۔ اٰیۃ : ہر ایسی نشانی جس میں غور کرنے پر اس چیز کا بھی علم حاصل ہو اور اس کے مصالح کا بھی۔ (مف) مثلاً کسی شخص کو یہ علم ہو کہ فلاں راستے پر فلاں فلاں قسم کے نشان ہیں۔ اور وہ نشان مل جائیں تو اسے یقین ہو جائے گا کہ اس نے رستہ پالیا اور وہ ٹھیک راستے پر چل رہا ہے۔ قرآنِ کریم میں آیت کا لفظ تین معنوں میں استعمال ہوا ہے (۱) قرآن کریم کا کوئی جملہ (۲) بمعنی نشانی جس کی اوپر تعریف مذکور ہوئی (۳) معجزہ جو انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ قرآن کا کوئی جملہ بھی ہو اپنی فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ کسی مافوق الوریٰ ہستی کا کلام ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہر جملہ ایک نشانی ہے اور باقی معنوں میں تو بہرحال یہ آیات تعریف مذکورہ کے تحت آ ہی جاتی ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

سَنُرِيهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ (۴۱/۵۳)	ہم عنقریب ان کو اطرافِ عالم میں بھی اور خود ان کی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھلائیں گے یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے گا کہ (قرآن) حق ہے۔

۴۔ مُبْصِرَۃً : بمعنی روشن اور واضح نشانی جس سے کسی کی آنکھ کھل جائے (مف) اور اس لفظ کا اطلاق بالعموم معجزہ پر ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (۲۷/۱۳)	جب اُن (فرعون اور اس کی قوم) کے پاس ہماری روشن نشانیاں پہنچیں تو کہنے لگے یہ تو صریح جادو ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً۔ (۱۷/۵۹)	اور ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی (نبوتِ صالح کی کھلی نشانی کے طور پر دی۔

اور آیت کے لفظ کے بعد اگر کفار کا تکرار ثابت ہو۔ خواہ قرآن میں مذکور ہو یا احادیث میں تو اس وقت آیت کے معنی بھی معجزہ ہی ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (۵۴/۲)	قیامت قریب آ پہنچی اور چاند پھٹ گیا اور اگر کافر کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے ہمیشہ سے چلا آتا۔

۵۔ شرط : اَشْرَطَ الْاِبِلَ بمعنی اونٹ فروخت کرنے کے لیے اونٹ کو نشان لگا کر علیحدہ کرنا اور شرط (ج اشراط) بمعنی علامت۔ نشان۔ ہر چیز کا شروع (منجد) بمعنی وہ معین حکم جس کا وقوع کسی دوسرے امر پر معلق ہو۔ وہ دوسرا امر اس کے لیے بمنزلہ علامت ہوتا ہے اور اشراط الساعۃ بمعنی علاماتِ قیامت (مف) قرآن میں ہے:

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	اب یہ لوگ تو قیامت ہی کو دیکھتے ہیں کہ ناگہاں ان پر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ یہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ایک ہے۔ حالتِ رفعی میں فُوْ، نصبی میں فا، اور جری میں فِیْ ہوتا ہے۔ اور فَاہٗ بمعنی منہ سے بولا (منجد) ارشاد باری ہے:

کَبَاسِطِ کَفَّیْہِ اِلَی الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاہُ۔ (۱۳/۱۴) اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلائے تاکہ وہ (پانی) اس کے منہ تک پہنچ سکے۔

دوسرے مقام پر ہے:

ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاہِکُمْ (۳۳/۴) یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں۔

اور افواہ جب بطور واحد استعمال ہو تو اس کا معنی ہے، لوگوں کے مونہوں پر چڑھی ہوئی بےاصل بات۔ جھوٹی خبر جو مشہور ہو جائے۔

۱۵۔ شَفَتَیْنِ: شفۃ بمعنی لب۔ ہونٹ۔ شَفَتَیْنِ تثنیہ ہے بمعنی دونوں ہونٹ یا لب اور شَفِہٗ بمعنی اس کے لب پر مارا۔ کلام بالمشافہ بمعنی آمنے سامنے کی بات چیت اور حروف۔ اور امتحان شفوی بمعنی زبانی امتحان۔ شَفَوِیَّۃ وہ حروف جو دونوں لبوں کے ملنے سے آواز دیتے ہیں اور وہ تین ہیں۔ ب۔ م۔ ف۔ (م۔ ق)

۱۶۔ لِسَان: منہ میں کھانے، چکھنے اور کلام کرنے کا مشہور و معروف عضو۔ زبان (TOUNG) اور بمعنی بولی (LANGUAGE) دونوں صورتوں میں اس کی جمع اَلْسِنَۃ ہی آتی ہے۔ اور زبان چونکہ آگے سے نوکدار ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسی صورت کے ظاہر کرنے کے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً لسان المیزان ترازو کا اوپر والا کنڈا۔ لسان النار بمعنی آگ کا سب سے بلند شعلہ اور ذولسانین بمعنی دوگلا آدمی (منجد۔م۔ق) ارشاد باری ہے:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَیْنِ (۹/۸-۹) کیا ہم نے انسان کی دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ (۳۰/۲۲) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا اسی کی نشانیوں میں سے ہے۔

۱۷۔ ذَقَن، ٹھوڑی (ج اذقان) اور اذقن بمعنی لمبی ٹھوڑی والا۔ ذَقَنَ بمعنی ٹھوڑی پر مارنا اور ذَقَّنَ عَلٰی یَدَیْہِ بمعنی اس نے ٹھوڑی کو ہاتھوں پر رکھا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِہِمْ اَغْلٰلًا فَہِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ (۳۶/۸) ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال رکھے ہیں، جو ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں۔

۱۸۔ لِحْیَۃ، لَحْیٌ بمعنی نچلا جبڑا یا داڑھی نکلنے کی جگہ اور لِحْیَۃ بمعنی داڑھی (ج لُحًی۔ لِحًی) اور لَحْیَان بمعنی لمبی داڑھی والا۔ قرآن میں ہے:

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا (موسیٰ سے ہارون نے کہا) اے میرے ماں جائے!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ